مختصر کتاب کبائر

تالیف

امام شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ

اردو ترجمہ

سعید قمر الزمان

نظر ثانی

مشتاق احمد کریمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ، نَحْمَدُہُ، وَنَسْتَعِیْنُہُ ، وَنَسْتَغْفِرُہُ، وَنَعُوذُبِا للّٰہِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ یَھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہُ ، وَمَنْ یُضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہُ وَ أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلَہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَاشَرِیْکَ لَہُ وَ أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہُ وَرَسُوْلُہُ، أَمَّابَعْدُ

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰہ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَاتَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ ﴾ (آل عمران:۱۰۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈروجیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اورتم کو موت نہ آئے مگراس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔

﴿یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَق مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّ نِسَآءً وَاتَّقُوْا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْباً﴾ (النساء: ۱)

ترجمہ: اے لوگو! اپنے پروردگار کا تقویٰ اختیار کروجس نے تم (سب) کو ایک ہی جان سے پیدا کیا اوراسی سے اس کا جوڑا بنایا اوران دونوں سے بہ کثرت

مرد اور عورتیں پھیلا دیئے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کے واسطہ سے ایک دوسرے سے مانگتے ہو، اور قرابتوں کے باب میں بھی (تقویٰ اختیار کرو) بیشک اللہ تم پر نگراں ہے۔

﴿يَـٰٓأَيُّهَا الَّـذِيْـنَ اٰمَـنُـوْا اتَّقُوْا اللّٰه وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ☆ يُـصْـلِـحْ لَـكُـمْ اَعْـمَـالَـكُـمْ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰه وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْماً﴾ (الاحزاب: ٧٠،٧١)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور راستی کی بات کرو (اللہ) تمہارے اعمال درست کردے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا اور جس کسی نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچ گیا۔

اما بعد: بہترین کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، اور بہترین طریقہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے، اور بدترین چیزیں بدعتیں ہیں اور (دین میں) ہر ایجاد کردہ چیزیں بدعت ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام جہنم ہے۔

ارشاد الٰہی ہے:

﴿اِنْ تَـجْـتَـنِـبُـوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْماً﴾ (النساء: ٣١)

ترجمہ: اگر تم ان بڑے گناہوں سے جو تمہیں منع کئے گئے ہیں بچتے رہو تو ہم تم سے تمہاری (چھوٹی) برائیاں دور کردیں گے اور تمہیں ایک عزت کی جگہ داخل کردیں گے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس کا وعدہ فرمایا ہے کہ جو شخص کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے تو وہ اس کو اپنی مرضی اور فضل وکرم سے جنت میں داخل کرے گا، کیونکہ صغیرہ گناہ پنج وقتہ نمازوں اور نماز جمعہ اور رمضان کے روزوں کی پابندی کی وجہ سے معاف کردیئے جاتے ہیں، جمعہ کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ہے:

''پنج وقتہ نمازیں، جمعہ سے جمعہ تک، اور رمضان سے رمضان تک، کی عبادتیں اس درمیان کے سارے گناہوں کے لئے کفارہ ہوتی ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے''۔ امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔

اس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ گناہ کبیرہ سے احتراز انتہائی اہم چیز ہے (اس تنبیہہ کے ساتھ کہ توبہ واستغفار کے بعد گناہ کبیرہ باقی نہیں رہ جاتے اور گناہ صغیرہ مسلسل کرنے سے صغیرہ ہی برقرار نہیں رہتا جیسا کہ اہل علم نے بیان فرمایا ہے)

کبیرہ گناہوں سے احتراز واجتناب کے لئے ہمیں ان کا جاننا انتہائی ضروری ہے، چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''لوگ رسول اللہ ﷺ سے نیکیوں کے متعلق پوچھا کرتے تھے لیکن میں ہمیشہ برائیوں کی بابت دریافت کیا کرتا تھا اس اندیشہ سے کہ وہ مجھے لاحق نہ ہوجائیں'' (بخاری ومسلم اور دوسرے محدثین نے روایت کیا ہے)

کسی شاعر نے کہا ہے:

عَرَفتُ الشَّرَّ لَا لِلشَّرِّ لٰكِنْ لِتَوْقِيهِ

وَمَنْ لَّمْ يَعْرِفِ الْخَيْرَ مِنَ الشَّرِّ يَقَعُ فِيْهِ

ترجمہ: میں نے شر کی واقفیت برائے شر نہیں حاصل کی ہے بلکہ اس سے بچنے کے لئے کی ہے، کیونکہ جو شخص خیر و شر میں تمیز نہیں کرتا وہی شر کا ارتکاب کر لیتا ہے۔

لہٰذا ہم نے یہ مفید سمجھا کہ ان کبیرہ گناہوں کی تفصیلات کا تذکرہ کر دیں جس کو امام شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب ''الکبائر'' میں جمع فرمایا ہے، اس کے علاوہ کچھ اور کبائر کا اضافہ کر دیں جسے دوسرے علماء نے اپنی اپنی کتابوں میں متفرق مقامات پر بیان کیا ہے، تاکہ ہم اس سے اجتناب واحتراز کی کوشش کریں۔ اس سلسلہ میں ہم نے قرآن کریم اوراحادیث صحیحہ سے ایک دو دلیلیں پیش کرنے پر اکتفا کیا ہے اور بعض گناہ کبیرہ کی مختصری تشریح وتفسیر بھی کر دی ہے جس کا مفہوم ومعنی پوری طرح واضح نہ تھا، اس سے پہلے میں نے کتاب الکبائر کی تلخیص کر کے اسے کتاب ''الطریق الی الجنۃ'' کے پہلے حصہ میں مستقل فصل کے طور پر شامل کیا تھا، لیکن اس وقت کتاب الکبائر کا ایک ناقص نسخہ میرے سامنے تھا، بعد میں استاذ محی الدین مستو کی تحقیق کے ساتھ مؤسسہ علوم القرآن کا شائع کردہ محقق اور کامل نسخہ مجھے دستیاب ہو گیا، چنانچہ اس میں موجود اضافوں سے میں نے اس نئے ایڈیشن میں استفادہ کیا ہے۔

اخیر میں اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور صفات عالیہ کے ذریعے اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اس رسالہ کو خود میرے اور سارے مسلمانوں کے لئے نفع بخش اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آخِرُ دَعْوَانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

کبائر کی تعریف:

بعض لوگ گناہ کبیرہ صرف ان سات چیزوں کو ہی سمجھتے ہیں جن کا بیان ''سات کبیرہ گناہ'' والی حدیث میں ہوا ہے، حالانکہ یہ صحیح نہیں، کیونکہ یہ ساتوں چیزیں دیگر گناہ کبیرہ کے ضمن میں ہیں، اور اس کے معنی یہ نہیں ہوتے کہ ''کبائر'' صرف ان سات چیزوں میں محدود ہیں، اسی سلسلہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ان کی تعداد ستر تک پہنچ جاتی ہے نہ کہ صرف سات تک محدود ہیں (امام طبری نے صحیح سند سے روایت کیا ہے)۔

کتاب ''الکبائر'' کے مصنف امام شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سات گناہ کبیرہ والی حدیث میں کبائر کو محدود نہیں کر دیا گیا ہے

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ وغیرہ نے کبیرہ گناہوں کی یوں تعریف کی ہے:

''گناہ کبیرہ ہر اس گناہ کو کہتے ہیں جس کے مرتکب کے لئے دنیا میں کوئی سزا مقرر کی گئی ہو یا آخرت میں کوئی وعید سنائی گئی ہو، اور شیخ الاسلام نے مزید فرمایا کہ اور اس کے مرتکب سے ایمان کی نفی کی گئی ہو یا ملعون وغیرہ جیسے الفاظ استعمال کئے گئے ہوں''۔

حاصل کلام یہ ہے کہ علماء کے قول کے مطابق توبہ واستغفار کے بعد گناہ کا وجود نہیں رہتا اور گناہ صغیرہ کو مسلسل کرنے سے وہ صغیرہ تک محدود بھی نہیں رہتا۔

بعض علماء نے گناہ کبیرہ کا جو اعداد وشمار کیا ہے اس کی تعداد ستر یا اس سے زائد تک پہنچ گئی ہے۔

چنانچہ ہم ان کبیرہ گناہوں کو واضح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جن کو امام

شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الکبائر'' میں ذکر کیا ہے اس کے علاوہ بعض دوسرے کبائر کا بھی ذکر کریں گے جن کو علماء نے مختلف جگہوں پر اپنی اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے، اور بعض کی مختصر تشریح وتوضیح بھی کردی گئی ہے۔

کبیرہ گناہوں کا بیان

(۱) شرک باللہ: اوراس کی دو قسمیں ہیں:

۱-شرک اکبر:

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کی عبادت کرنا، یا کسی طرح کی عبادت غیر اللہ کے لئے کرنا شرک اکبر کہلاتا ہے، مثلاً غیر اللہ کے لئے ذبح کرنا، پکارنا، وغیرہ جیسی عبادات شامل ہیں، مشرکین اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ بعض دوسری چیزوں کی بھی عبادت کیا کرتے تھے۔

اس کے گناہ کبیرہ ہونے کی دلیل مندرجہ ذیل آیت کریمہ ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ (النساء: ٤٨)

ترجمہ: اللہ اس کو تو بیشک نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے لیکن اس کے علاوہ جس کسی کو چاہے گا بخش دے گا۔

مزید معلومات کے لئے کتاب ''فتح المجید شرح کتاب التوحید'' کا مطالعہ کر لینا فائدہ مند ہوگا۔

۲-شرک اصغر:

اعمال صالحہ میں ریاکاری اور دکھاوے کو کہتے ہیں، اس کی دلیل راشاد

ربانی ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ☆الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُ وْنَ ☆ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ﴾ (الماعون: ٤ – ٧)

ترجمہ: سو بڑی خرابی ہے ایسے نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز کو بھلا بیٹھے ہیں (اور) جو ایسے ہیں کہ ریا کاری کرتے ہیں اور برتنے کی چیزوں کو بھی روکے رہتے ہیں۔

اسی سلسلہ میں نبی کریم ﷺ حدیث قدسی میں ارشاد فرماتے ہیں:

''شرک کے مطاملہ میں شرکاء میں، میں سب سے زیادہ بے نیاز ہوں اگر کسی نے نیکی کرتے وقت میرے ساتھ کسی اور کو بھی شریک کر دیا تو میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں یعنی مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے''۔ (مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، مختصر صحیح مسلم ۲۰۸۹)۔

(۲) قتل کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ لَايَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهاً آخَرَ وَلَايَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِ وَلَايَزْنُوْنَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَاماً☆ يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَاناً☆اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً﴾ (الفرقان: ٦٨ – ٧٠)

ترجمہ: اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جس (انسان کی) جان کو اللہ نے حرام قرار دے دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے مگر ہاں حق پر، اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کرے گا اس کو سزا سے سابقہ پڑے گا، قیامت کے دن اس کا عذاب بڑھتا جائے گا اور اس میں ہمیشہ ذلیل ہوکر پڑا رہے گا، مگر جو توبہ کرلے اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرتا رہے۔

(۳) جادوٹونا کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾
(البقرہ:۱۰۲)

ترجمہ: البتہ شیطان (ہی) کفر کرتے تھے، وہ لوگوں کو سحر (جادوگری) کی تعلیم دیتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''سات مہلک امور سے اجتناب کرو:

۱- اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔

۲- جادوٹونا کرنا۔

۳- بلا جرم کسی کو قتل کرنا۔

۴- سود کھانا۔

۵- یتیم کا مال ہڑپ کرجانا۔

٦- میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کا بھاگ جانا۔

٧- پاک دامن مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔

(اسے بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع حدیث نمبر۱۴۴)

(۴) نماز نہ پڑھنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوْا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوْا الشَّهْوَاتَ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيّاً☆اِلَّا مَنْ تَابَ وَعَمِلَ صٰلِحاً﴾

(مریم:۵۹،۶۰)

ترجمہ: پھر ان کے بعد ایسے ناخلف جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو برباد کیا اور خواہشات کی پیروی کی سووہ عنقریب خرابی سے دوچار ہوں گے، البتہ جس نے توبہ کرلی اور ایمان لے آیا اور نیک کام کرنے لگا۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''آدمی اور کفر کے درمیان بس نماز چھوڑ دینے کا فرق ہے''۔

(مسلم نے روایت کیا ہے،نووی ۲/۴۳۲)

دوسری جگہ ارشاد گرامی ہے:

''ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان نماز کا معاہدہ ہے، تو جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا''۔(امام احمد نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع حدیث نمبر۴۱۴۳)

(۵) زکاۃ نہ دینا:

اللہ تعالیٰ کا اشاد ہے:

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْراً لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (سورۃ آل عمران: آیت ۱۸۰)

ترجمہ: اور جو لوگ اس میں بخل کرتے ہیں جو کچھ اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دے رکھا ہے وہ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے حق میں کچھ اچھا ہے، نہیں، بلکہ ان کے حق میں (بہت) برا ہے، عنقریب انہیں قیامت کے دن طوق پہنایا جائے گا اس (مال) کا جس میں انہوں نے بخل کیا۔

(۶) بلا عذر رمضان کے روزے نہ رکھنا:

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا''۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے، فتح الباری ۱/ ۵۴۹)

(۷) استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا:

اس کی دلیل مذکورہ بالا حدیث ہے جسے امام بخاری نے روایت کیا ہے، کیونکہ حج بھی اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے اور استطاعت رکھتے ہوئے اس کو ادا نہ کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

(۸) والدین کی نافرمانی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلاهُمَا فَلاَ تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَلاَ تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْماً ☆ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِىْ صَغِيْرًا﴾ (الاسراء: ٢٣،٢٤)

ترجمہ: اگر وہ تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں ان دونوں میں سے ایک یا وہ دونوں، تو ان سے اف بھی نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے ادب کے ساتھ بات چیت کرنا اور کہتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''کیا میں تم کو گناہ کبیرہ میں سب سے بڑے گناہ کو نہ بتادوں، صحابہ کرام نے عرض کیا ضرور بتادیں اے اللہ کے رسول، آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا او روالدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا''۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے، فتح الباری ۱۰/ ۴۰۵)

(۹) اہل واقارب سے قطع تعلق:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَتَقَطَّعُوْا

اَرْحَـامَـكُـمْ ☆ اُوْلٰٓـئِكَ الَّـذِيْـنَ لَـعَـنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰىٓ اَبْصَارَهُمْ﴾ (محمد:۲۲،۲۳)

ترجمہ: کیا تم لوگوں سے اس کے سوا کچھ توقع کی جا سکتی ہے کہ اگر تم الٹے منہ پھر گئے تو زمین میں فساد برپا کرو گے اور آپس میں قطع رحمی کرلو گے، یہی لوگ تو ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے، سو انہیں بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جنت میں رشتوں کو ختم کرنے والا شخص نہیں جائے گا''۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے، فتح الباری ۱۰/ ۴۱۵)

مزید ارشاد فرمایا:

''رشتوں کو جوڑنے والا وہ شخص نہیں جو بدلے میں رشتے استوار کرتا ہے بلکہ حقیقی معنوں میں رشتوں کو جوڑنے والا وہ ہے جو ٹوٹے ہوئے رشتے استوار کرے''۔

(امام احمد نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع حدیث نمبر ۵۳۸۵)

اس لئے میرے بھائی! صلہ رحمی کی طرف آگے بڑھو، باہمی محبت ومودت، زیارت وملاقات اور نصرت ومدد کے ذریعہ اسے فروغ دو اور قدرے ایذا رسانی پر صبر وتحمل سے کام لو، اور یہی حقیقی معنوں میں صلہ رحمی ہے، اللہ تعالی ہم سب کو ان تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔

(۱۰) زنا کاری:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوْا الزِّنیٰٓ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا﴾

(الاسراء:۳۲)

ترجمہ: اور زنا کے قریب بھی مت جاؤ یقیناً یہ بڑی بے حیائی ہے اور بری راہ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر سر کے اوپر سائبان کی مانند ہو جاتا ہے اور جب وہ اس سے باز آجاتا ہے تو لوٹ آتا ہے''۔

(امام ابوداود نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع حدیث نمبر ۵۸۶)

مزید ایک حدیث میں ارشاد ہے:

''آنکھ کا زنا دیکھنا ہے اور زبان کا زنا فحش کلامی ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے اور پیر کا زنا چلنا ہے اور کان کا زنا سننا ہے، نفس تو خواہش وشہوت کا اظہار کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق اور تکذیب کرتی ہے''۔ (اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے)

اوراس دور میں آنکھوں کی زنا کاری ٹیلیویژن پر عورتوں کی عریاں تصویریں دیکھنے سے بھی ہوتی ہے اور اس وجہ سے ایسے مشاہد کا ٹی وی پر بھی دیکھنا حرام قرار دیا گیا ہے۔

ہر جگہ کے اکثر وبیشتر ٹی وی کے پروگرام ایسے ہی مشاہد پر مشتمل ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔

(۱۱) لواطت اور عورت کے دبر میں مباشرت کرنا:

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو نہیں دیکھے گا جو کسی مرد سے صحبت کرے یا عورت کے دبر میں مباشرت کرے''۔

(اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع ۷۸۰۱)

(۱۲) سودخوری:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبَا لَايَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ﴾ (البقرہ: ۲۷۵)

ترجمہ: جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ لوگ کھڑے نہ ہوسکیں گے مگر اس شخص کے کھڑے ہونے کی طرح جسے شیطان نے چھو کر خبطی بنا دیا ہو۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''سودخوری کے تہتر درجے ہیں، ان میں سب سے خفیف اور ہلکا درجہ یہ ہے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے اور سب سے بڑا سود مسلمان بھائی کی عزت ہے''۔

(اسے حاکم نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع حدیث نمبر ۳۵۳۹)

(۱۳) اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ﴾ (الزمر: ٦٠)

ترجمہ: اور قیامت کے دن ان لوگوں کے چہرے سیاہ دیکھیں گے جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا تھا۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جو شخص میری طرف جان بوجھ کر جھوٹی بات منسوب کرے تو اس کو جہنم اپنا ٹھکانہ سمجھ لینا چاہئے''۔

(اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے فتح الباری ۱/۲۰۱)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اگر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی جھوٹی بات منسوب کی جائے جس سے حرام حلال ہو جائے اور حلال حرام ہو جائے تو یہ بلا شبہ کفر محض ہے''۔

(۱۴) یتیم کا مال کھانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْماً اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَّسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا﴾ (النساء: ١٠)

ترجمہ: بیشک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ بس اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں اور عنقریب وہ دہکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے۔

(۱۵) میدان جہاد سے بھاگ جانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ اِلَّا مُتَحَرِّفاً لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرِ﴾

(الانفال:١٦)

ترجمہ: اور جو کوئی ان سے اپنی پشت اس روز پھیرے گا سوائے اس کے کہ پینترا بدل رہا ہو لڑائی کے لئے یا کسی دوسری فوج کی طرف پناہ لے رہا ہو تو وہ اللہ کے غضب میں آ جائے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

حالات حاضرہ میں افسوس کہ مسلمان صرف میدان جہاد ہی سے نہیں راہ فرار اختیار کئے ہیں بلکہ جہاد فی سبیل اللہ سے بھی منہ موڑے ہوئے ہیں، بس اللہ تعالیٰ ہی سے امن وعافیت کی دعا ہے۔

(١٦) حکمرانوں کی اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ بازی اور ظلم وستم کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِ اُوْلٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (الشورى: ٤٢)

ترجمہ: الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے اور روئے زمین پر ناحق سرکشی

کرتے پھرتے ہیں، ایسوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جوشخص ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

(اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع ۶۴۰۷)

نیز آپ نے فرمایا ہے:

''ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا''۔

(اسے امام بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے)۔

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ فرماتے ہیں:

''جوحکمران اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ بازی کا معاملہ کرے وہ جہنمی ہے''۔

(ابن عسا کر نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع حدیث نمبر ۲۷۱۳)

ایک اور حدیث میں آیا ہے:

''جوشخص مسلمانوں کے امور کا ذمہ دار ہوا اور وہ ان کی دوستی اور ضروریات اور فقر وفاقے سے بے نیاز ہوگیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس حاکم کی دوستی اور حاجتوں اور فقر وفاقے سے بے نیاز ہو جائے گا''۔

(امام ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع حدیث نمبر ۶۵۹۵)

فائدہ: آج ہماری حالت اپنے شامت اعمال کی وجہ سے انتہائی افسوس ناک ہے کیونکہ ہم نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ چھوڑ دیا ہے، آج اسلامی ملکوں کی تعداد پینتالیس کے لگ بھگ ہے جن میں مسلمان غیر معمولی

تعداد میں آباد ہیں ، لیکن ہائے افسوس کہ ان کی اکثریت سودی کاروبار انتہائی ڈھٹائی سے جائز تصور کرکے کر رہی ہے، شراب نوشی اور زنا کاری کے بازار گرم ہیں، اوراس کے علاوہ مختلف قسم کی بے حیائیاں اور برائیاں عام ہیں،اور سب سے بڑھ کرافسوس اس بات کا ہے کہ بہت کم ہی لوگ - الا ماشاء اللہ- منکرات پر نکیر کرتے ہیں اور کسی ملامت کا خوف کئے بغیر دعوت دین دیتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جب لوگ منکرات دیکھ کراس پر روک ٹوک نہ کریں، تو اللہ تعالیٰ جلد ہی ان پر ایسا عذاب مسلط کردے گا جو سبھی کو اپنے لپیٹ میں لے لے گا''۔

(اسے امام احمد نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع حدیث نمبر ۱۹۷۴)

(۱۷) فخر وتکبراور خود پسندی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ﴾ (النمل: ۲۳)

ترجمہ: بیشک وہ (اللہ تعالیٰ) تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

جو حق تعالیٰ کے ساتھ تکبر کرتا ہے تو اس کا ایمان کچھ فائدہ مند نہ ہوگا، جس طرح ابلیس لعین نے کیا تھا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جنت میں وہ شخص نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرا سا بھی کبر ہو''۔

اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہر آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے لباس اور جوتے اچھے ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے، کبر و تکبر تو حق سے سرکشی اور لوگوں کی تحقیر ہے یعنی لوگوں کو ذلیل سمجھنا ہے''۔

(اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے، النووی ۱/ ۴۴۹)

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَاتُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِیْ الْاَرْضِ مَرَحاً اِنَّ اللّٰہَ لَایُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ﴾ (لقمان: ۱۸)

ترجمہ: اور لوگوں سے اپنا رخ مت پھیر، اور زمین پر اکڑ کر مت چل، بیشک اللہ کسی تکبر کرنے والے کو اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

نبی اکرم ﷺ سے ایک حدیث میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''عظمت میرا ازار ہے، اور بڑائی میری چادر ہے، جو شخص بھی ان دونوں صفات کے حصول کے لئے مجھ سے منازعت کرے گا اس کو میں جہنم میں ڈال دوں گا''۔

(امام مسلم نے کتاب البر میں روایت کیا ہے، حدیث نمبر ۲۶۲۰)

(۱۸) جھوٹی گواہی دینا:

اللہ تعالیٰ کا رشاد ہے:

﴿وَالَّذِیْنَ لَایَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾ (الفرقان: ۷۲)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو بیہودہ جھوٹی باتوں کے گواہ نہیں بنتے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''کیا میں تم لوگوں کو کبائر میں سب سے بڑے گناہوں کو نہ بتلا دوں، وہ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا''۔

(امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے، فتح الباری ۵/۲۶۱)

(۱۹) شراب نوشی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (المائدہ:۹۰)

ترجمہ: اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے تو بس نری گندی باتیں ہیں، شیطان کے کام ہیں، سو ان سے بچے رہو، تاکہ فلاح پاؤ۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے''۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے، حدیث نمبر ۲۰۰۳)

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے شراب پر اور اس کے پینے اور پلانے والے پر اور فروخت کرنے اور خریدنے والے پر اور نچوڑنے اور نچڑوانے والے پر اور اٹھانے والے

پر اور جس کے لئے اٹھا کر لے جائی جائے اس پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر''۔

(امام ابوداود اور حاکم نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع حدیث نمبر ۵۰۹۱)

(۲۰) جوا بازی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (المائدہ: ۹۰)

ترجمہ: اے ایمان والو! شراب اور جوئے اور بت اور پانسے نری گندی باتیں ہیں، شیطان کے کام ہیں، سو ان سے بچے رہو تا کہ فلاح پاؤ۔

(۲۱) پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ (النور: ۲۳)

ترجمہ: جو لوگ تہمت لگاتے ہیں پاک دامن عورتوں پر جو بے خبر ہیں، ایمان والیاں ہیں، ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں، اور ان کے لئے سخت عذاب رکھا ہوا ہے۔

''قذف'' (تہمت) کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص کسی عورت یا پاکدامن

شریف دوشیزہ کے متعلق یہ کہے کہ وہ زنا کار ہے یا اسی جیسے نامناسب الفاظ استعمال کرے، واللہ اعلم۔

(۲۲) مال غنیمت میں خیانت کرنا:

بیت المال اور زکاۃ کے اموال سے بغیر کسی استحقاق کے کسی چیز کے لے لینے کو اسلام میں غلول کہتے ہیں، اسی طرح سے کسی نے مال غنیمت کی تقسیم سے قبل کوئی چیز لے لی، یا امام المسلمین کی اجازت کے بغیر بیت المال یا زکاۃ کی رقم سے جو فقراء ومساکین کے لئے مخصوص ہیں، ان میں سے کوئی چیز حاصل کرلی تو وہ قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر لادے ہوئے حاضر ہوگا۔

اسی کے متعلق اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ يَغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ (آل عمران: ١٦١)

ترجمہ: اور جو کوئی خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اپنی خیانت کی ہوئی چیز کو حاضر کرے گا۔

(۲۳) چوری کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكٰلًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ (المائدہ: ٣٨)

ترجمہ: چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت، دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو، ان کے کرتوتوں کے عوض، اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا کے طور پر

،اور اللہ تعالیٰ بڑا قوت والا اور دانا بینا ہے۔

(۲۴) راہ زنی کرنا:

لوگوں کے مال و دولت چوری کرنا اور زبردستی لوٹنا اور ان کی عزت وآبرو کو پامال کرنا، جب کہ وہ حالت سفر میں ہوں اور انہیں مجبور کر کے چیزوں کا حاصل کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ (المائدہ: ۳۳)

ترجمہ: جولوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے میں لگے رہتے ہیں، ان کی سزا بس یہی ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں، یا ان کے ہاتھ اور پیر مخالف جانب سے کاٹے جائیں، یا وہ ملک سے نکال دیئے جائیں، یہ ان کی رسوائی دنیا میں ہوئی اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

(۲۵) جھوٹی قسم کھانا:

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

''جس شخص نے جھوٹی قسم اس لئے کھائی تا کہ کسی مسلمان بھائی کا مال اینٹھ لے،

تو وہ (قیامت میں) اللہ تعالیٰ سے ایسے حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا''۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو فتح الباری ۸/۲۱۳)

ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں:

''گناہ کبیرہ یہ چیزیں ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، اور والدین کی نافرمانی کرنا، اور کسی نفس کو قتل کرنا، اور جھوٹی قسم کھانا''۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو فتح الباری ۱۱/ ۵۵۵)

(۲۶) ظلم وستم کرنا:

ظلم لوگوں کے اموال کو ناجائز اور ظالمانہ طریقے سے حاصل کرنے سے ہوتا ہے اور لوگوں کے ساتھ گالی گلوچ کرنے اور مارنے پیٹنے اور کمزوروں کے ساتھ زیادتی وغیرہ سے ہوتا ہے، ان سبھی صورتوں میں ظلم وستم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ﴾ (الشعراء: ۲۲۷)

ترجمہ: اور عنقریب ان لوگوں کو معلوم ہو جائے گا جنہوں نے ظلم کر رکھا ہے کہ کیسی جگہ ان کو لوٹ کر جانا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''ظلم وستم کرنے سے اجتناب کرو اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن تاریکی ہی تاریکی

ہوگا''۔ (امام مسلم نے روایت کیا ہے)

(۲۷) ظالمانہ ٹیکس وصول کرنا:

اس طرح کی رقم وصول کرنے والا ڈاکوؤں سے مشابہ ہوتا ہے کیونکہ اس میں لوگوں پر زبردستی ٹیکس مسلط کیا جاتا ہے اور ٹیکس کا لگانے والا اور اس کی وصول یابی کرنے والا اور اس کا لکھنے والا، سب کے سب اس جرم میں شریک ہیں، سب حرام خوری کرنے والے ہیں، او روصولیابی کرنے والا اس ظالمانہ عمل میں سب سے بڑا امدد گار رہوتا ہے بلکہ وہ براہ راست خود ظالم ہوتا ہے۔

اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِىْ الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُوْلٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (الشوری: ٤٢)

ترجمہ: الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے اور زمین پر ناحق سرکشی کرتے پھرتے ہیں، ایسوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو مفلس کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ جس کے پاس مال ومتاع نہ ہو، آپ نے ارشاد فرمایا: حقیقی معنوں میں میری امت میں مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے روز نماز، روزہ، زکاۃ وغیرہ لے کر حاضر ہوگا، اور ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ کسی کو دنیا میں گالی دی ہوگی، کسی کو تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال ہضم کرلیا ہوگا، کسی کی خونریزی

کی ہوگی ، یا کسی ک ناحق مارا پیٹا ہوگا ،تو جس شخص کومثلاً اس نے گالی دی ہوگی اسے اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور دوسرے کومثلاً جس کواس نے مارا پیٹا تھااس کو بھی اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی ، پھر اگر مظالم کے ادا ہونے سے پہلے جو اس پر ہیں اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان مظلوموں کے گناہ اس ظالم کے سر ڈال دیئے جائیں گے پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

(۲۸) حرام خوری کرنا اور مال کے حصول کے لئے جائز و ناجائز کی تمیز نہ کرنا:

اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ (البقرہ: ۱۸۸)

ترجمہ: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر مت کھاؤ۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

''ایک شخص جو لمبا سفر کرتا ہے، پراگندہ حال، گرد آلود، اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہے کہ اے میرے رب! اے میرے رب! (یعنی گڑگڑا کر دعا کرتا ہے) حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے، پینا حرام ہے، اور اس کا پہننا حرام ہے، اور حرام مال ہی سے اس کی پرورش ہوئی ہے، تو اس کی دعا کس طرح قبول ہوگی''؟

(امام احمد اور مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع ۲۷۴۴)

(۲۹) خودکشی کرنا:

اللہ تعالٰی فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تَـقْتُلُـوْا اَنْـفُسَـكُـمْ اِنَّ الـلّٰـهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْماً ☆ وَمَنْ يَّـفْـعَـلْ ذٰلِكَ عُدْوَاناً وَّظُلْماً فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا وَّكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا﴾ (النساء: ۲۹،۳۰)

ترجمہ: اور اپنی جانوں کو مت قتل کرو، بیشک اللہ تمہارے حق میں بڑا مہربان ہے، اور جو کوئی ایسا کرے گا سرکشی اور ظلم کی راہ سے تو ہم عنقریب اس کو آگ میں ڈال دیں گے اور یہ اللہ کے لئے آسان ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جس نے لوہے کی کسی چیز سے خودکشی کر لی تو وہ جہنم کی آگ میں اسی لوہے کے ذریعہ ہمیشہ ہمیش اپنے پیٹ کو زخمی کرتا رہے گا، اور جس نے زہر پی کر خودکشی کر لی وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیش اپنے ہاتھ سے زہر کھاتا رہے گا، اور جس نے پہاڑ سے چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی تو وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ چھلانگ لگاتا رہے گا''۔

(امام مسلم نے اسکی روایت کی ہے ملاحظہ ہو النووی ۱/ ۵۷۷)

(۳۰) دروغ گوئی کا عادی ہونا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جھوٹ برائیوں کی طرف لے جاتا ہے اور برائیاں جہنم تک پہنچا دیتی ہیں، اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے''۔

(امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو فتح الباری ۱۰/ ۵۰۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ﴾ (آل عمران: ٦١)

ترجمہ: اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔

(۳۱) اسلامی قوانین کے خلاف فیصلہ کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾

(المائدہ: ٤٤)

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ کے نازل کئے ہوئے (احکام) کے مطابق فیصلہ نہ کرے، تو یہی لوگ کافر ہیں۔

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾

(المائدہ: ۴۵)

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ کے نازل کئے ہوئے (احکام) کے موافق فیصلہ نہ کریں تو ایسے ہی لوگ تو ظالم ہیں۔

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾

(المائدہ: ۴۷)

اور جو کوئی اللہ کے نازل کئے (احکام) کے موافق فیصلہ نہ کرے تو ایسے لوگ تو فاسق ہیں۔

(۳۲) فیصلہ کرنے پر رشوت لینا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَا اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقاً مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرہ:۱۸۸)

ترجمہ: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر مت کھاؤ اور نہ اسے حکام تک پہنچاؤ اس غرض سے کہ تمہیں لوگوں کے مال کا ایک حصہ ظالمانہ طریقے سے کھانے کا موقع ملے درآن حالیکہ تم جان رہے ہو۔

حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رشوت لینے اور دینے والے پر لعنت ہے۔

نیز آپ نے ارشاد فرمایا:

''جس نے کسی کے لئے سفارش کی پھر اس کی وجہ سے اسے کوئی ہدیہ دیا گیا، اور اس نے اس کو قبول کرلیا، تو اس نے سود کے ایک بڑے دروازے میں گھسنے کا ارتکاب کیا''۔

(امام احمد نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع حدیث نمبر ۶۳۱۶)

(۳۳) عورتوں اور مردوں کا باہمی تشبہ اختیار کرنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں لعنت فرمائی ہے''۔

(امام احمد وغیرہ نے روایت کی ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع ۵۱۰۰)

دیوث: اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنی بیوی کے ساتھ بے حیائی وزناکاری وغیرہ (نعوذ

باللہ) کو جانتے یا دیکھتے ہوئے بھی خاموش رہے یا اسے روشن خیالی سمجھے۔
واللہ اعلم۔

(۳۵) حلالہ کرنا اور کروانا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
''حلالہ کرنے والوں اور کروانے والوں پر اللہ کی لعنت ہے''۔
(امام احمد نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع ۵۱۰۱)

حلالہ کی صورتحال اس وقت پیش آتی ہے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دیدے، چنانچہ وہ اپنی بیوی کو دوبارہ اس وقت تک حاصل نہیں کرسکتا جب تک وہ عورت کسی دوسرے مسلمان سے نکاح نہ کرلے، پھر وہ اپنی مرضی سے اسے شرعی طلاق دے دے، اس کے بعد وہ عورت اپنے سابقہ شوہر کے پاس نیا نکاح کر کے واپس آسکتی ہے۔

اور محلل (حلالہ کرنے والا) وہ ہے جو کسی عورت سے ظاہری طور پر نکاح کرتا ہے تاکہ سابقہ شوہر کے لئے اس کی بیوی حلال ہو جائے۔ واللہ اعلم۔

(۳۶) پیشاب سے طہارت نہ حاصل کرنا:

اور یہ عیسائیوں کی عادت ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دفعہ دو قبروں کے پاس سے گذرتے ہوئے فرمایا:
''ان دونوں قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑی چیز کی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے (ایک روایت کے مطابق فرمایا بلکہ وہ بڑی چیز ہے) ان میں سے

ایک قبر والا تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا شخص چغل خوری کیا کرتا تھا''۔

(امام بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو الفتح ۱۰/۴۷۲)

جو شخص پیشاب سے اپنے جسم اور کپڑے کو محفوظ نہیں رکھتا وہ نجس رہتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ (المدثر: ٤)

ترجمہ: اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے۔

اس لئے مسلمان بھائیوں کو مذکورہ واقعہ سے عبرت وسبق حاصل کرنا چاہئے اور اپنے جسم اور کپڑوں کو پیشاب وغیرہ کی نجاست سے بچانا چاہئے اور اگر لگ جائے تو فوراً اس سے پاکی حاصل کرنا چاہئے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس بلاء سے محفوظ رکھے۔ وہ بڑا رحم کرنے والا ہے۔

(۳۷) جانور کے چہرے کا داغنا:

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''کیا تم کو اس کا علم نہیں کہ میں نے ہر اس شخص پر لعنت بھیجی ہے جو کسی جانور کے چہرے کو داغے یا اسے چہرے پر مارے''۔

(امام ابوداود نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع ۱۳۲۶)

(۳۸) دنیا کے لئے علم حاصل کرنا اور علم کا چھپانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ

مَـا بَيَّـنّٰـهُ لِـلـنَّـاسِ فِی الْكِتٰبِ اُوْلٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ ا للّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ
اللّٰـعِـنُـوْنَ ☆ اِلَّا الَّـذِيْـنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُوْلٰٓئِكَ
اَتُـوبُ عَـلَيْهِـمْ وَاَنَــا التَّـوَّابُ الـرَّحِيْمِ﴾ (البقـره: ۱۵۹،
۱٦۰)

ترجمہ: بیشک جولوگ چھپاتے اس چیز کو جوکہ ہم کھلی ہوئی نشانیوں اور ہدایت کے طور پر نازل کر چکے ہیں، بعداس کے کہ ہم اسے لوگوں کے لئے کتاب میں بیان کر چکے ہیں، یہی وہ لوگ جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں، البتہ جولوگ توبہ کرلیں اور اپنے طرز عمل کو درست اور ظاہر کردیں، یہ وہ لوگ ہیں جس کو میں معاف کردوں گا اور میں بڑا توبہ قبول کرنیولا، بڑا رحم والا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے علم دین اس لئے حاصل کیا تاکہ بحث ومباحثہ کرے نادانوں سے یا فخر کرے عالموں پر یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ اس کو جہنم میں داخل کرے گا''۔

(امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع حدیث نمبر ٦١٥٨)

دوسری حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

''جس نے علم کو جس سے اللہ کی رضامندی حاصل ہوتی ہے دنیا کی غرض سے سیکھا قیامت کے دن اسکو جنت کی بو بھی نہ ملے گی''۔

(امام ابوداود نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع حدیث نمبر ۶۱۵۹)

(۳۹) خیانت کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَخُوْنُوْا اللّٰہ والرَّسُولَ وَتَخُوْنُوْا اَمٰنٰتِکُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (الانفال: ۲۷)

ترجمہ: اے ایمان والو! خیانت نہ کرو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو، درانحالیکہ تم جانتے ہو۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جس نے امانتداری نہیں وہ ایمان دار نہیں اور جس میں وفاداری نہیں وہ دیندار نہیں''۔

(امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع حدیث نمبر ۷۱۷۹)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جس میں یہ چار صفات پائی جائیں وہ پکا منافق ہوگا، اور جس شخص میں ان میں کوئی ایک صفت ہو تو اس میں نفاق کی ایک صفت ہوگی تا آنکہ اسے چھوڑ دے، ان چار صفات میں سے ایک صفت آپ نے یہ بیان فرمائی کہ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے''۔

(امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)

(۴۰) احسان جتلانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَـٰٓاَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى﴾ (البقرہ: ٢٦٤)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور اذیت پہنچا کر باطل نہ کرو۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین طرح کے لوگوں سے نہ تو بات کرے گا اور نہ انہیں دیکھے گا اور نہ ہی انہیں (گناہوں) سے پاک وصاف کرے گا اور مزید براں ایسے لوگ دردناک عذاب سے دوچار ہوں گے (پہلا) وہ شخص جو ٹخنے سے نیچے کپڑے پہنے (دوسرا) وہ شخص جو احسان جتلا کر کسی کو کچھ دے (تیسرا) وہ شخص جو جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال فروخت کرے''۔ (امام مسلم نے روایت کیا ہے)

(۴۱) قضا وقدر کا انکار کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ كُلَّ شَىْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ﴾ (القمر: ٤٩)

ترجمہ: ہم نے ہر چیز کو (ایک خاص) اندازے سے پیدا کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''والدین کی نافرمانی کرنے والا اور تقدیر کا انکار کرنے والا اور شراب نوشی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

(کتاب السنہ میں شیخ البانی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے، دیکھئے حدیث نمبر ۳۲۱)

(۴۲) تجسّس کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَجَسَّسُوْا﴾ (الحجرات: ۱۲)

ترجمہ: اور تجسّس نہ کیا کرو۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جو شخص (چپکے چوری) لوگوں کی ان باتوں کو سن جن کا سننا وہ پسند نہ کرتے ہوں تو اس کے کان میں (قیامت کے دن) سیسہ ڈالا جائے گا، اور جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اس سے (آخرت میں) جو میں گرہ لگانے کو کہا جائے''۔

(اسے طبرانی نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع حدیث نمبر ۶۰۲۸)

(۴۳) چغل خوری:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ☆ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ﴾ (القلم: ۱۰،۱۱)

ترجمہ: اور آپ ایسے شخص کا بھی کہنا نہ مانئے گا جو بڑی قسمیں کھانے والا ہے، ذلیل ہے، طعنہ باز ہے، چغل خوری کرتے پھرتا ہے۔

نمام اسے کہتے ہیں جو فساد پھیلانے کی غرض سے لوگوں کے مابین ادھر کی باتیں ادھر کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک با دو قبروں کے پاس سے گذرتے ہوئے فرمایا:

''ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب بظاہر کسی بڑی چیز کی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے (حالانکہ وہ بڑی چیز ہے) ان میں سے ایک (قبر والے کو اس لئے عذاب ہو رہا ہے کہ وہ) لوگوں کے درمیان چغل خوری کیا کرتا تھا''۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو فتح الباری ۱۰/۴۷۲)

(۴۴) لعن طعن کرنا:

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''مسلمان کا گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے''۔

(اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو فتح الباری ۱/۱۱۰)

نیز آپ نے فرمایا:

''جب کوئی بندہ کسی پر لعنت بھیجتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف جاتی ہے، چنانچہ آسمان کے دروازے اس پر بند ہو جاتے ہیں، پھر وہ زمین کی جانب واپس آنے لگتی ہے تو اس کے بھی دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، پھر وہ دائیں بائیں گردش کرتی رہتی ہے اور جب اسے کوئی مستقر نہیں ملتا تو وہ لعنت کئے جانے والے کی جانب لوٹ جاتی ہے اگر وہ مستحق ہوتا ہے ورنہ لعنت کرنے والے ہی کے اوپر مسلط ہو جاتی ہے''۔

(اسے امام ابوداود نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو ۴۱۶۷)

اے میرے بھائی! آپ کو یہ جان لینا چاہئے کہ تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ کسی مسلمان پر لعنت بھیجنا حرام ہے، خواہ کیسے بھی حالات پیدا ہو جائیں، ہاں عمومی طور پر برے اخلاق وصفات والوں پر لعنت کی جاسکتی ہے جیسے کوئی یہ کہے لعن اللہ الظالمین - لعن اللہ الکافرین - لعن المصورین - ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو، کافروں پر اللہ کی لعنت ہو، تصویر بنانے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

(۴۵) غداری اور بے وفائی کرنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص میں چار طرح کی صفات پائی جائیں وہ پکا منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے کوئی ایک صفت موجود ہو تو وہ نفاق کی ایک صفت کا حامل سمجھا جائے گا تا آنکہ اسے چھوڑ دے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے، اور گفتگو کرے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے، اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرنے لگے''۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو فتح الباری ۱/ ۸۹)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''ہر غدار شخص کے ساتھ قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا (جو اس کے بقدر غدر چھوٹا و بڑا ہوگا) اور کان کھول کر سن لو! امیر المومنین کے خلاف غدر بلند کرنے سے بری کوئی غداری نہیں ہے''۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع حدیث نمبر ۱۵۷۰)

(۴۶) کاہنوں اور نجومیوں کی تصدیق کرنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص کسی نجومی اور کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے شریعت محمدیہ کا انکار کر دیا''۔

نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے کسی نجومی کے پاس جا کر کچھ پوچھا تو اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہیں ہوگی''۔ (امام مسلم نے روایت کیا ہے)

(۴۷) شوہر کی نافرمانی کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِیْ الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيّاً كَبِيْرًا﴾ (النساء: ٣٤)

ترجمہ: اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو تو انہیں نصیحت کرو اور انہیں خواب گاہوں میں تنہا چھوڑ دو اور انہیں مارو پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو ان کے خلاف بہانے نہ ڈھونڈو بیشک اللہ بڑا رفعت والا ہے، بڑا عظمت والا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جب کوئی مرد اپنی بیوی کو ہم بستری کے لئے بلائے اور وہ انکار کر دے اور مرد

ناراض ہو کر شب گذارے، تو فرشتے اس عورت پر صبح تک لعنت بھیجتے رہتے ہیں''۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو فتح الباری ۶/۳۱۴)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اگر میں کسی کو غیر اللہ کے سجدے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے، قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، عورت اپنے پروردگار کے حقوق کی ادائیگی سے اس وقت تک سبکدوش نہیں ہوسکتی جب تک کہ اپنے شوہر کے تمام حقوق کی انجام دہی نہ کرے، حتیٰ کہ اگر شوہر اسے بلائے اور یہ کجاوہ پر ہے تب بھی انکار نہ کرے''۔

(امام احمد نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع حدیث نمبر ۵۲۹۵)

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنے شوہر کی شکر گذار نہیں ہوتی حالانکہ وہ اس سے مستغنی نہیں ہوسکتی ہے''۔ (ملاحظہ ہو 'سلسلہ الاحادیث الصحیحہ ۲۸۹)

اس لئے ہر مسلمان خاتون کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے شوہر کی خوشنودی حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے اور اس کی ناراضگی کے اسباب سے گریز کرے، اور کسی شرعی وفطری اعذار جیسے حیض ونفاس اور روزوں کے ایام میں نہ ہوتے ہوئے شوہر کی خواہشات کو پوری کرنے دے، اور ہمیشہ شرم وحیا کے زیور سے آراستہ رہے اور شوہر کی اطاعت اور فرمانبرداری کرے اور اس کی ناراضگی سے بچنے کو متاع حیات سمجھے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

’’اگر عورت (صحیح معنوں میں) شوہر کے حقوق سے واقف ہو تو اس کے دن ورات کے کھانے کی تیاری سے اس وقت تک نہ بیٹھے گی جب تک وہ اس سے فارغ نہ ہو جائے‘‘۔

(اسے طبرانی نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع ۵۲۹۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اے عورتو! تمہیں اپنے اپنے شوہروں کے حقوق کا صحیح اندازہ ہو جائے تو تم میں ہر عورت اپنے چہرے کی گال سے شوہر کے قدموں کے گرد وغبار صاف کرے گی۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

’’میں نے جنت میں جھانکا تو اس میں اکثریت فقراء کی نظر آئی اور جہنم میں نظر ڈالی تو اکثریت عورتوں کی دکھائی دی‘‘۔

(امام احمد نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع ۱۰۳۱)

امام ذہبی رحمہ اللہ اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ عورتوں کے اس کثرت سے جہنم میں جانے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ اور اپنے شوہروں کی فرمانبرداری میں کوتاہی کرتی ہیں، اور بکثرت بے پردگی میں ملوث ہوتی ہیں، اور بے پردگی کے معنی یہ ہیں کہ جب باہر نکلنے کا ارادہ کرتی ہیں تو اچھے سے اچھے لباس زیب تن کرتی ہیں اور اچھی طرح بناؤ سنگھار کر کے حسن و جمال کا مظاہرہ کرتے ہوئے نکلتی ہیں اور لوگوں کو فتنہ میں ڈالتی ہیں اور اگر وہ محفوظ رہیں

اور لوگوں کی ہوس کا شکار نہ ہوئیں تو لوگ ان کی طرف بدنگاہی کر کے گناہوں سے محفوظ نہ رہ سکیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''عورت پردہ میں رہنے والی شے ہے وہ باہر نکل جاتی ہے تو شیطان اسے تکنے لگتا ہے''۔

(امام ترمذی نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع حدیث نمبر ۶۶۹۰)

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت جب اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم الشان ہوتی ہے، عورت کے لئے رضائے الٰہی کے حصول کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ وہ چراغ خانہ رہے اور شوہر کی اطاعت کرے او ر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔

(ملاحظہ ہو کتاب الکبائر للذہبی ص ۱۷۶)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''عورت پردہ میں رہنے والی چیز ہے اور جب وہ اپنے گھر سے باہر نکل جاتی ہے تو شیطان اسے تکنے لگتا ہے، حالانکہ وہ اپنے گھر کی کوٹھری میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے قریب ترین رہتی ہے''۔

(امام طبرانی نے روایت کیا ہے: ملاحظہ ہو صحیح الترغیب ۳۴۲)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے بڑا کوئی فتنہ نہیں چھوڑا ہے''۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲۰۶۷)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جب کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف پہنچاتی ہے تو جنت میں اس کی حور بیویاں کہتی ہیں خدا تمہارا ناس کرے تم اس کو تکلیفیں نہ پہنچاؤ اس لئے کہ وہ تمہارے پاس عارضی امانت ہے اور جلد ہی تم سے فراق حاصل کر کے ہمارے پاس آجائے گا''۔

(امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع ۷۱۹۲)

اس لئے ایک مسلمان خاتون کے لئے زیادہ مناسب ہے کہ وہ چراغ خانہ بنی رہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت گذار اور شوہر کی مطیع وفرمانبردار رہے اور اس کے حقوق کی رعایت کرے اور اور اس کے ساتھ بداخلاقی نہ کرے۔

اس سلسلہ میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''تین طرح کے لوگ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں لیکن ان کی دعائیں قبول نہیں کی جاتیں، ایک وہ شخص ہے جس کے نکاح میں کوئی بدخلق عورت ہو لیکن وہ اس کو طلاق نہیں دیتا، دوسرا وہ شخص ہے جس کا مال کسی کے ذمہ ہو لیکن وہ اس پر گواہ نہیں بناتا، تیسرا وہ شخص ہے جو کسی بیوقوف کو مال عطا کرتا ہے، حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ﴾ (النساء: ٥)

ترجمہ: اور کم عقلوں کو اپنا مال نہ دے دو۔ (صحیح الجامع ۳۰۷۵)

مذکورہ بالا ساری حدیثیں عورت کے ذمہ شوہر کے حقوق کی اہمیت کو بتاتی ہیں ،ہم نے اس مسئلہ پر قدرے تفصیل سے اس لئے روشنی ڈال دی ہے کیونکہ موجودہ دور میں مسلمان عورتوں میں مغربی تہذیب وتمدن اور فرنگیتی اور امریکی اور یورپی فاجرہ وفاحشہ عورتوں کی تقلید بڑھتی جا رہی ہے اور وہ بھی ان کی طرح بے حیائی وبے پردگی سے بن ٹھن کر سیر وتفریح کے لئے گھروں سے باہر نکلنے لگی ہیں ، اورانہوں نے اپنے شوہروں کی نافرمانی میں مغربی عورتوں کی تقلید شروع کردی ہیں ،اور بہت سے مردم نما شوہروں کے اموران کی عورتوں کے ہاتھ میں ہو گئے ہیں ، اللہ تعالیٰ ایسی صورتحال سے پناہ میں رکھے اور پردہ دار نیک خواتین کی تعداد میں اضافہ فرمائے۔

میری نصیحت ہے کہ اے مسلمان بھائی! آپ پردہ نشین اور دیندار عورت سے شادی کریں جو اپنی اور آپ کی عزت وآبرو اور مال ودولت کی حفاظت کرے اور جو بن ٹھن کر اور خوشبو میں معطر ہوکر نہ نکلے اور آپ کی فرمانبردار ہو، کیونکہ جس کشتی کے ناخدا دو ہوتے ہیں وہ غرق آب ہو جاتی ہے۔

اسی طرح اپنی بیوی کو خیر وبھلائی کی نصیحت کرتے رہنا چاہئے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

’’عورتوں کو خیر وبھلائی کی باتوں کی تاکید کرتے رہنا چاہئے ،کیونکہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے اور پسلی کا سب سے ٹیڑھا حصہ اوپر ہوتا ہے ،تو اگر تم اس کو سیدھا کرنے لگو گے تو توڑ دو گے اور اگر اسی طرح چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی ہی رہے گی ،

اس لئے عورتوں کو خیر و بھلائی کی تاکید کرتے رہا کرو''۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو الفتح ۹/۲۵۳)

اسی طرح عورتوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے احکام کی اتباع کا حکم کرنا چاہئے اور ان تمام باتوں اور عادات سے اجتناب کی تاکید کرنی چاہئے جن سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے، اور یہی جنت تک لے جانے والا راستہ ہے۔

(۴۸) کپڑوں اور دیواروں اور پتھروں پر تصویریں بنانا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جو لوگ ایسی تصویریں بناتے ہیں وہ قیامت کے دن عذاب سے دوچار ہوں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تم زندہ کرو''۔

(امام بخاری اور مسلم اور ان کے علاوہ دوسرے محدثین نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو فتح الباری ۱۰/۳۸۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ میرے یہاں تشریف لائے اور میں نے ایک طاق یا الماری پر ایک پردہ ڈالا ہوا تھا اور اس پردے میں تصویریں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے جب اس کو دیکھا تو پھاڑ ڈالا اور فرمایا کہ سب سے زیادہ سخت عذاب میں قیامت کے روز وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق کی نقل اتارتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے اس کے ایک دو تکیے بنا ڈالے۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے، حدیث نمبر ۲۱۳۶)

(۴۹) مصیبت کے وقت نوحہ گری اور سینہ کوبی کرنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص چہرے کو زدوکوب کرے اور گریبان پھاڑے، اور جاہلانہ نعرہ بازی کرے وہ ہم سے نہیں ہے''۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو الفتح ۳/۱۶۳)

(۵۰) سرکشی کرنا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُوْلٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (الشوری: ٤٢)

ترجمہ: الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین پر ناحق سرکشی کرتے پھرتے ہیں، ایسوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے میرے پاس یہ وحی بھیجی ہے کہ لوگ باہمی طور پر تواضع اور انکساری سے پیش آئیں تا آنکہ کوئی کسی پر فخر ومباہات نہ کرے اور کوئی کسی پر ظلم وزیادتی نہ کرے''۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو النووی ۱۰/ ۳۸۵)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سرکشی اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ دنیا میں جلد از جلد سزا کا اور آخرت میں عذاب کا موجب نہیں''۔

(امام ابوداود وغیرہ نے روایت کیا ہے)

(۵۱) کمزوروں، غلاموں، باندیوں، بیویوں اور جانوروں پر ظلم وزیادتی کرنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس نے اپنے غلام کی کسی ایسے فعل پر پٹائی کی جسے اس نے نہیں کیا تھا یا اسے طمانچہ مارا، تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کردے''۔

(ملاحظہ ہو صحیح مسلم ۱۸۰۱)

نیز آپ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالٰی ان لوگوں کو عذاب دے گا جو لوگوں کو دنیا میں عذاب دیتے ہیں''۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے، حدیث نمبر ۱۸۳۳)

(۵۲) پڑوسی کو تکلیف دینا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے محفوظ نہ ہوں''۔

(ملاحظہ ہو صحیح الجامع ۷۰۰۲)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''مجھے حضرت جبرئیل بار بار پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے خیال پیدا ہونے لگا کہ آپ اس کو وارث بنا دیں گے''۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے،نووی ۱/۵۲۴)

(۵۳)مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا اور گالیاں دینا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالَّـذِيْـنَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتٰناً وَاِثْماً مُّبِيْناً﴾ (الاحزاب: ۵۸)

ترجمہ: اور جو لوگ ایذا پہنچاتے رہتے ہیں ایمان والوں کو اور ایمان والیوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کچھ کیا ہو تو وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بار (اپنے اوپر) لیتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین شخص وہ ہوگا جس کے شر سے محفوظ رہنے کی خاطر لوگوں نے اس سے قطع تعلق کرلیا ہو''۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے،الفتح ۱۰/۴۵۲)

(۵۴)ٹخنوں سے نیچے کپڑے پہننا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جو ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکائی جائے وہ آگ میں ہوگی''۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے)

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نگاہ نہیں کرے گا جس کا ازار تکبر کی وجہ سے نیچے لٹکتا ہو''۔ (امام بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے)

افسوس کہ موجودہ دور میں اس کی وبا عام ہوگئی ہے، بس اللہ جس پر رحم فرمائے وہی اس وبا سے محفوظ ہے، لوگوں کے کپڑے عام طور پر ٹخنوں سے نیچے ہوتے ہیں، بسا اوقات زمین تک پہنچ جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس بدعملی سے محفوظ رکھے۔

(۵۵) سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں کھاتا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ کے اندر جہنم کی آگ داخل کررہا ہے''۔ (امام مسلم نے روایت کیا ہے)

(۵۶) مردوں کا ریشمی اور سنہری (سونے کی) ملبوسات او رمصنوعات استعمال کرنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''وہی شخص دنیا میں ریشمی لباس زیب تن کرتا ہے جس کا آخرت (کے ملبوسات) سے کوئی حصہ نہیں''۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے، حدیث ۱۳۳۵)

نیز نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''میری امت کے مردوں پر ریشمی لباس اور سونا پہننا حرام کر دیا گیا ہے، اور عورتوں کے لئے یہ چیزیں حلال کی گئی ہیں''۔

(ملاحظہ ہو صحیح سنن الترمذی حدیث نمبر ۱۴۰۴)

(۵۷) غلام کا اپنے مالک کے پاس سے بھاگ جانا:

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جب غلام بھاگ جاتا ہے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی''۔

ایک دوسری روایت میں ہے:

''تا آنکہ اپنے آقا کے یہاں واپس لوٹ آئے''۔

(ملاحظہ ہو صحیح الجامع ۲۵۷)

(۵۸) غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کرنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جس نے غیر اللہ کے لئے ذبح کیا ہو''۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے، النووی ۸/ ۲۵۹)

غیر اللہ کے لئے ذبح کرنے کی شکل یہ ہے کہ کوئی شخص ذبح کرتے وقت یہ کہے کہ یہ جانور شیطان یا کسی بت یا فلاں شیخ وغیرہ کے نام سے ذبح کرتا ہوں۔

(۵۹) جان بوجھ کر اپنے آپ کو باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص جان بوجھ کر اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب

کرے تو اس پر جنت حرام ہے''۔

(صحیح الجامع حدیث نمبر ۵۸۶۵)

(۶۰) فضول بحث ومباحثہ کرنا:

یعنی کسی کے کلام میں عیب جوئی کرنا تاکہ اس کی نااہلیت ثابت کر کے تحقیر کی جائے اور اپنی قابلیت کا اظہار کیا جائے، ایک طویل حدیث میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جس شخص نے کسی باطل مسئلہ پر کٹھ حجتی کی حالانکہ اس کی (صحیح صورتحال) سے واقف ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتا ہے تا آنکہ اس سے باز آجائے''۔

(امام ابوداود نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع حدیث نمبر ۶۱۹۶)

دوسری جگہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''کوئی قوم ہدایت یاب ہونے کے بعد اس وقت گمراہ ہوجاتی ہے جب وہ بحث ومباحثہ میں پڑتی جاتی ہے''۔

(امام ترمذی نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع ۵۶۳۳)

(۶۱) ضرورت سے زائد پانی کا روکنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے ضرورت سے زائد پانی یا سبزیوں کو (کسی کو دینے سے) روک لیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے فضل وکرم کو اس سے روک لیں گے''۔

(امام احمد نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع ۶۵۶۰)

(٦٢) ناپ تول میں کمی وبیشی کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ☆ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ☆ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَو وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ﴾
(المطففين: ١-٣)

ترجمہ: بڑی خرابی ہے (ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کے لئے، کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیں پورا ہی لیں اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں۔

(٦٣) تدبیر الٰہی سے بےخوف وفکر ہو جانا:

نبی اکرم ﷺ کثرت سے یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

(يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِىْ عَلىٰ دِيْنِكَ)

''اے دلوں کے پلٹنے والے ہمارے قلوب کو اپنے دین پر ثابت رکھ''۔

چنانچہ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ آپ کو ہمارے سلسلہ میں خطرہ ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: سارے قلوب رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں ان کو جس طرح چاہتا ہے الٹتا پلٹتا رہتا ہے۔

(امام احمد نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع ١٦٨٥)

اس لئے میرے بھائی! آپ کو اپنے ایمان اور عمل صالح اور نماز وروزے اور تمام عبادات خواہ وہ کتنے زیادہ اور اچھے ہوں اس کے پیش نظر عجب

اور خود پسندی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ سب سراسر فضل خداوندی ہے وہ چشم زدن میں سلب کرسکتا ہے اور ان انعام واکرام سے تم محروم بھی ہو سکتے ہو، اور اس طرح قلوب خیر و برکت سے خالی ہو سکتے ہیں۔

اس لئے خود پسندی اور احساس برتری سے اجتناب کرنا چاہئے ، بعض بیوقوف لوگ کہنے لگتے ہیں کہ ہم فلاں فلاں شخص سے افضل ہیں کیونکہ ہم ایسے ایسے کام سرانجام دیتے ہیں جو کہ انہوں نے نہیں کیا ، حالانکہ اللہ تعالیٰ تمام افعال اور دلوں کے رازوں کو جانتا ہے، بحیثیت ایک سچے مسلمان کے آپ کو ہمیشہ اللہ کے خوف وغضب سے ڈرنا چاہئے اور اپنی کوتاہیوں کا احساس واعتراف کرنا چاہئے اور اعمال حسنہ کو کم ہی تصور کرنا چاہئے اور اپنے کو ایسی کیفیت میں رکھنا چاہئے جس کو نبی اکرم ﷺ نے یوں بیان فرمایا ہے:

''اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور اپنے گھر کو کشادہ سمجھو اور اپنے گناہوں پر گریہ وزاری کرتے رہا کرو''۔

(امام ترمذی نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع ۱۳۹۲)

اس لئے اپنے عمل صالح پر بھروسہ نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کے مکر سے خود کو محفوظ نہ سمجھو اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ (الاعراف: ۹۹)

ترجمہ: کیا یہ لوگ اللہ کی خفیہ تدبیروں سے بے خوف ہو گئے ہیں، سو اللہ کی تدبیر سے

کوئی بھی بے خوف نہیں ہوتا، بجز ان لوگوں کے جو گھاٹے میں آ چکے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ حصول عافیت کے لئے دعائیں کرتے رہا کرو ''یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلیٰ دِیْنِكَ'' اور اس دعا کو دہراتے رہا کرو'' اور اللہ تعالیٰ سے عاقبت بالخیر طلب کرتے رہا کرو۔

(۶۴) مردار جانور اور سور کا گوشت کھانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّماً عَلیٰ طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗ اِلَّآ اَنْ یَكُونَ مَیْتَةً اَوْ دَماً مَّسْفُوحاً اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ﴾ (الانعام: ۱٤٥)

ترجمہ: آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ مجھ پر جو وحی آتی ہے اس میں تو میں (اور) کچھ نہیں حرام پاتا کسی کھانے والے کے لئے سوائے اس کے کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا سور کا گوشت ہو کیوں کہ وہ بالکل ہی گندہ ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے نرد (شطرنج) کھیلا، گویا اس نے سور کے گوشت اور اس کے خون میں اپنا ہاتھ رنگ لیا''۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو النووی ۹/۱۵۵)

جب حضور اکرم ﷺ سور کے گوشت اور خون سے ہاتھ آلودہ ہونے کو گناہ ہی نہیں بلکہ گناہ کبیرہ فرما رہے ہیں تو اس کا کھانا اور استعمال کرنا معاذ اللہ کتنا بڑا

ہوگا۔اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔

(٦٥) نماز جمعہ اور جماعت کا چھوڑنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''لوگ جمعہ کو چھوڑنے سے باز رہیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگادے گا پھر وہ غافلوں میں سے ہوجائیں گے''۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے حدیث نمبر ۸٦۵)

دوسری حدیث میں ارشاد ہے:

''جس شخص نے اذان سنی اور (مسجد میں) نہیں آیا تو اس کی نماز ہی نہیں ہوتی مگر عذر کے وقت''۔

(ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع ٦٣٠٠)

(٦٦) اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے مایوس ہونا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّهُ لَا يَايْئَسُ مِن رَّوْحِ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الكٰفِرُونَ﴾ (یوسف: ۸۷)

ترجمہ: اللہ کی رحمت سے مایوس تو بس کافر ہی لوگ ہوتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

'' تم میں ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتے ہوئے وفات پائے''۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے، النووی ۱۰/۳۹٦)

(٦٧) مسلمان کو کافر ٹھہرانا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کو کافر کہہ کر مخاطب کیا تو ان میں سے کوئی ایک اس کا مستحق ہو گیا''۔

(اسے امام بخاری نے کتاب الادب میں روایت کیا ہے)

(٦٨) مکر و فریب اور دھوکہ بازی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّءُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ﴾ (فاطر: ٤٣)

ترجمہ: اور بری چالوں کا وبال انہیں چال والوں پر پڑتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''مکر و فریب اور دھوکہ بازی کا حشر جہنم ہے''۔

(امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو السلسلہ الصحیحہ ١٠٥٧)

(٦٩) مسلمانوں کے خلاف جاسوسی اور ان کی پردہ دری کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ☆ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ﴾ (القلم: ١٠،١١)

ترجمہ: اور آپ ایسے شخص کا بھی کہا نہ مانیں جو بڑا قسمیں کھانے والا ہے، ذلیل ہے، طعنہ باز ہے، چغل خوری کرتے پھرتا ہے۔

ایک طویل حدیث میں نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد ہے:

’’جس نے کسی مسلمان کے متعلق ایسی بات کہی جو اس کے اندر نہیں پائی جاتی اللہ تعالیٰ اسے جہنمیوں کے پیپ اور پسینہ میں ٹھہرائے گا تاوقتیکہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے، حالانکہ وہ نہیں نکل سکتا‘‘۔

(ابوداود اور طبرانی نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع ۶۱۹۶)

(۷۰) صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

’’میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو، قسم ہے اس ذات پاک کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی شخص احد (پہاڑ) کے برابر بھی (اللہ کے راستے میں) سونا خرچ کرے تب بھی ان کے ایک مد یا نصف مد کے برابر نہیں ہوسکتا‘‘۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے، الفتح ۶/ ۲۱)

’’جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے‘‘۔

(امام طبرانی نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع ۶۲۸۵)

(۷۱) ناحق فیصلہ کرنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

’’دو قسم کے قاضی جہنم میں جائیں گے، اور ایک قاضی جنت میں جائے گا۔ جس قاضی نے حق تک رسائی حاصل کی اور اس کے مطابق فیصلہ کیا وہ جنت میں جائے گا،

اور جس قاضی نے حق کی معرفت رکھتے ہوئے قصداً ظالمانہ فیصلہ کیا، یا بغیر علم وتحقیق کے (ناحق) فیصلہ کیا، تو یہ دونوں (قسم کے قاضی) جہنم میں جائیں گے''۔

(حاکم نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع ۴۲۹۸)

(۷۲) فحش کلامی کرنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص کے اندر چار چیزیں ہوں وہ پکا منافق ہے، اور جس کے اندر ان میں سے کوئی ایک صفت ہوگی تو وہ نفاق کی ایک صفت کا حامل ہوگا تا آنکہ اسے چھوڑ دے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے، اور جب بات چیت کرے تو جھوٹ بولے، اور جب معاہدہ کرے تو غداری کرے اور جھگڑا کرے تو فحش کلامی کرے''۔

(امام بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع حدیث نمبر ۸۸۹)

(۷۳) نسب میں عیب جوئی کرنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص کے اندر یہ دو صفتیں ہوں ان سے وہ کفر تک پہنچ سکتا ہے، نسبوں میں طعن وتشنیع کرنا، اور مردوں پر نوحہ کرنا''۔

(امام مسلم واحمد نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع حدیث نمبر ۱۳۸)

(۷۴) مردوں پر نوحہ گری کرنا:

مذکورہ بالا حدیث دلیل ہے۔

(۷۵) سنگ میل مٹا دینا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت بھیجی ہے جو راستوں کے سنگ میل کو مٹا دیتا ہے''۔

(امام مسلم اور دوسرے محدثین نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع ۵۱۱۲)

(۷۶) کسی بری عادت کا ایجاد کرنا یا گمراہی کی دعوت دینا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے اسلام میں کوئی نیا طریقہ ایجاد کیا تو اس پر اس کا اور اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ ہوگا جبکہ اس کے کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی''۔ (امام مسلم نے روایت کیا ہے)

اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جس شخص نے کسی گمراہی کی طرف دعوت دی تو اس پر اس کا گناہ اتنا ہی ہوگا جتنا اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا ہوگا اور ان کے گناہوں میں کچھ کم نہیں کیا جائے گا''۔ (امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے)

(۷۷) بال میں بال ملانا اور جسم گدوانا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جسم گودنے والی پر اور گدوانے والیوں پر، اور ان عورتوں پر جو ابرو یعنی بھوؤں کے بال چنتی ہیں اور ان عورتوں پر بھی جو چنواتی ہیں، اور اللہ

کی لعنت ہوان عورتوں پر جوحسن کے لئے دانتوں کے درمیان کشادگی کرتی ہیں، جو اللہ کی خلقت کو بدلنے والی ہیں''۔

(امام بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے،صحیح الجامع ۵۱۰۴)

ایک دوسری حدیث میں فرمایا:

''اللہ کی لعنت ہواس عورت پر جو(بالوں کولمبایا پھولا ہوا بنانے کے لئے کسی مرد یا عورت کے بال) اپنے بالوں میں یا کسی اور کے بالوں میں ملائے،اوراس عورت پر بھی اللہ کی لعنت ہو جوکسی عورت سے کہے کہ دوسرے کے بال میرے بالوں میں ملادے''۔

نبی ﷺ نے مزید فرمایا:

''اللہ کی لعنت ہواس عورت پر جوگودنے والی ہےاوراس پر بھی جوگدوانے والی ہے''۔

(۷۸) کسی مسلمان کولوہا دکھا کر دھمکی دینا:

نبی اکرمﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے کسی (مسلمان) بھائی کولوہا دکھا کر دھمکی دی،تو فرشتے اس پرلعنت بھیجتے ہیں،اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو''۔ (امام مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے)

اس شدید وعید کی توجیہ کرتے ہوئے ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم ﷺ ارشادفرماتے ہیں:

''اس لئے کہ تم میں کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ شیطان اس کے ہاتھ سے (ہتھیار)

کھینچ لے اور وہ (شخص) جہنم کے گڑھے میں جا گرے‘‘۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے، حدیث نمبر۲۶۱۷)

(۷۹) حرم محترم میں ملحدانہ کام کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالْـمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِی جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءً الْعٰكِفُ فِيْهِ وَالْبَـادِ وَمَـنْ يُّـرِدْ فِيْهِ بِإِلْحَـادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ﴾ (الحج:۲۵)

ترجمہ: اور مسجد حرام سے جس کو ہم نے مقرر کیا ہے لوگوں کے واسطے کہ اس میں رہنے والا اور باہر سے آنے والا سب برابر ہیں، اور جو کوئی بھی اس کے اندر راستی سے ہٹ کر ظلم کا راستہ اختیار کرے گا ہم اسے درد ناک عذاب چکھائیں گے۔

قرآن کریم اور سنت طیبہ کی روشنی میں پچھلے صفحات میں بعض ان اہم گناہوں کا تذکرہ تھا جنہیں علماء کرام نے اپنی اپنی تالیفات میں اور خصوصاً امام ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور و معروف کتاب ’’الکبائر‘‘ میں مدون فرمایا ہے۔

آخر میں ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ہم کو ان تمام کبیرہ گناہوں سے محفوظ رکھے جن سے ہم واقفیت رکھتے ہیں یا نہیں رکھتے اور ان تمام چیزوں سے اجتناب کی توفیق دے جسے وہ پسند نہیں فرماتا، اور جو کوتاہیاں ہوگئی ہیں انہیں معاف فرمائے۔ نیز ہمیں اس مفلس کے قبیل سے نہ بنائے جس کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے یہ

فرمایا ہے:

’’جانتے ہو کہ مفلس کسے کہتے ہیں؟ میری امت میں درحقیقت مفلس وہ شخص ہے، جو قیامت کے روز نماز، روزہ، زکاۃ وغیرہ لے کر حاضر ہوگا، اور ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ کسی کو دنیا میں گالی دی ہوگی، کسی کو تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال ہضم کرلیا ہوگا، کسی کی خون ریزی کی ہوگی، یا کسی کو ناحق مارا پیٹا ہوگا، تو جس شخص کو مثلاً اس نے گالی دی ہوگی اسے اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور دوسرے کو مثلاً جس کو اس نے مارا پیٹا ہوگا اس کو بھی اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی، پھر ان مظالم کے ادا ہونے سے پہلے اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان مظلوموں کے گناہ اس کے سر ڈال دیئے جائیں گے پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا‘‘۔

(امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع ۸۷)

اس لئے ہر مسلمان بھائی کو اپنا ذاتی محاسبہ کرنا چاہئے، قبل اس کے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے محاسبہ فرمائیں، لہٰذا ہر دن یا ہر ہفتے یا کم از کم ہر مہینے یہ محاسبہ کرلینا چاہئے کہ خدانخواستہ اس سے کوئی ایسا قول وفعل تو سرزد نہیں ہوگیا ہے جو صحیح عقیدہ کے منافی ہو، یا دین کے ستون نماز میں کوتاہی تو نہیں ہورہی ہے، کیا اسلام کے بقیہ ارکان صحیح طور پر ادا ہورہے ہیں، یا مذکورہ بالا کبیرہ گناہوں کا مرتکب تو نہیں ہورہا ہے اور اسے توبہ کی توفیق ہورہی ہے کہ نہیں؟ لہٰذا اے بھائی! آپ کو سچی توبہ کرنے میں جلدی کرنی چاہئے کیونکہ کبیرہ گناہ سچی توبہ کرنے سے معاف کردیئے جاتے ہیں۔ (انشاءاللہ)

اسی طرح توبہ النصوح کی چند شرطیں ہیں:

اول: گناہ کے ارتکاب پر شرمندہ ہونا۔

دوم: گناہ کو دوبارہ نہ کرنے کا عزم مصمم کرنا۔

سوم: اخلاص کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے توبہ کرنا۔

چہارم: گناہ کے ارتکاب میں حقوق العباد کی حق تلفی کی صورت میں حق، صاحب حق تک پہچانا، جیسے آپ نے کسی شخص کو گالی دی یا زبردستی اس سے کوئی چیز حاصل کر لی، تو سب سے قبل ان حقوق کو واپس کیا جائے اور اس سے معافی کی درخواست کی جائے۔

اور اگر کسی سے ایسا گناہ سرزرد ہوا ہو جس میں کسی دوسرے شخص کی حق تلفی نہ ہوئی ہو تو اس سے توبہ کرنے کے لئے مذکورہ بالا پہلی تین شرطیں کافی ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف اور توبہ کو قبول فرمائے، **اِنَّهٗ سَمِيْعٌ مُّجِيْبٌ**۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''ہر آدمی سے غلطی سرزد ہوتی ہے، لیکن غلطی کرنے والوں میں سے اچھے وہ لوگ ہیں جو توبہ کر لیتے ہیں''۔ (امام احمد اور ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے)

کبیرہ گناہ کے متعلق یہاں یہ بات واضح کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جب گناہ کبیرہ کسی سے سرزد ہوتا ہے تو اس کا گناہ صرف اسی شخص تک محدود رہتا ہے، ہاں اگر اس نے کسی دوسرے کی اس کے ارتکاب کرنے میں مدد کی ہے تو اس کو بھی

مرتکب ہونے والے کی طرح گناہ ملے گا، اور یہی اصول گناہ صغیرہ کے متعلق بھی ہے۔

اس لئے ہر مسلمان کو داعی خیر ہونا چاہیئے اور داعی شر و معصیت نہیں ہونا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب لوگوں کو اس سے محفوظ رکھے، **اِنَّهٗ سَمِيْعٌ مُّجِيْبٌ ،**
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى عَبْدِهٖ وَرَسُوْلِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ، وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

فصل

بعض ان گناہوں کا بیان جن کے کبیرہ ہونے کا احتمال ہے

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے کسی کی بیوی یا غلام کو اس کے خلاف بھڑکایا وہ ہم میں سے نہیں''۔

(ملاحظہ ہو سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ ، حدیث نمبر ۳۲۴)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کو ایک سال تک چھوڑے رکھا تو یہ اس کا خون بہانے کی مانند ہے''۔

(اس کو امام احمد اور ابوداود وغیرہ نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع حدیث نمبر ۶۵۸۱)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ کسی حد کے نفاذ میں جس کی سفارش حائل ہوگئی اس نے اللہ کے امر کی مخالفت کی''۔

(اس کو ابوداود اور طبرانی وغیرہ نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع ، حدیث نمبر ۶۱۹۶)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''منافق کو سردار نہ کہو، کیونکہ اگر وہ تمہارا سردار ہوگیا تو سمجھو کہ تم نے اپنے

رب کو ناراض کردیا''۔

(اس کو امام احمد، ابوداود اور نسائی نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع حدیث نمبر ۷۴۰۵)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے بلا اجازت کسی کے گھر میں جھانکا تو ان کے لئے روا ہے کہ اس کی آنکھیں پھوڑ دیں''۔

(اس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''وہ شخص اللہ تعالی کا بھی شکرگزار نہیں ہوسکتا جو لوگوں کا شکرادا نہ کرے''

(اسے امام احمد، ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع حدیث نمبر ۷۷۱۹)

فہرست

عناوین	صفحہ نمبر

مقدمہ

کبائر کی تعریف

کبیرہ گناہوں کا بیان

(۱) شرک باللہ

شرک کی قسمیں

(۲) قتل کرنا

(۳) جادو ٹونا کرنا

(۴) نماز نہ پڑھنا

(۵) زکاۃ نہ دینا

(۶) بلا ناغہ رمضان کے روزے نہ رکھنا

(۷) استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا

(۸) والدین کی نافرمانی

(۹) اہل واقارب سے قطع تعلق

(۱۰) زناکاری

(۱۱) لواطت اور عورت کے دبر میں مباشرت کرنا

(۱۲) سود کھانا

(۱۳) اللہ اور رسول کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا

(۱۴) یتیم کا مال کھانا

(۱۵) میدان جہاد سے فرار اختیار کرنا

(۱۶) حکمراں کا رعایا کے ساتھ دھوکہ کرنا

(۱۷) فخر وتکبر اور خود پسندی

(۱۸) جھوٹی گواہی دینا

(۱۹) شراب نوشی

(۲۰) جوا بازی

(۲۱) پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا

(۲۲) مال غنیمت میں خیانت کرنا

(۲۳) چوری کرنا

(۲۴) راہ زنی کرنا

(۲۵) جھوٹی قسم کھانا

(۲۶) ظلم وستم کرنا

(۲۷) ظالمانہ ٹیکس لگانا

(۲۸) حرام خوری کرنا

(۲۹) خودکشی کرنا

(۳۰) دروغ گوئی کا عادی ہونا

(۳۱) اسلامی قوانین کے خلاف فیصلہ کرنا

(۳۲) فیصلہ کرنے پر رشوت لینا

(۳۳) عورتوں اور مردوں کا باہمی مشابہت اختیار کرنا

(۳۴) دیوث صفت ہونا

(۳۵) حلالہ کرنا اور کرانا

(۳۶) پیشاب سے طہارت نہ حاصل کرنا

(۳۷) جانور کے چہرے کو داغنا

(۳۸) دنیا کے لئے علم دین حاصل کرنا

(۳۹) خیانت کرنا

(۴۰) احسان جتلانا

(۴۱) قضا وقدر کا انکار

(۴۲) تجسس کرنا

(۴۳) چغل خوری کرنا

(۴۴) لعن طعن کرنا

(۴۵) غداری اور بے وفائی کرنا

(۴۶) کاہنوں اور نجومیوں کی تصدیق کرنا

(۴۷) شوہر کی نافرمانی کرنا

(۴۸) تصویریں بنانا

(۴۹) نوحہ گری وسینہ کوبی کرنا

(۵۰) سرکشی کرنا

(۵۱) کمزوروں اورعورتوں پرزیادتی کرنا

(۵۲) پڑوسی کوایذادینا

(۵۳) مسلمانوں کوایذادینا

(۵۴) ٹخنوں سے نیچے کپڑے پہننا

(۵۵) سونے، چاندی کے برتن استعمال کرنا

(۵۶) مردوں کا ریشمی اورذہبی ملبوسات استعمال کرنا

(۵۷) غلام کا مالک کے پاس سے بھاگ جانا

(۵۸) غیراللہ کے لئے ذبح کرنا

(۵۹) جان بوجھ کراپنے آپ کو باپ کے علاوہ کسی اورطرف منسوب کرنا

(۶۰) فضول بحث ومباحثہ کرنا

(۶۱) ضرورت سے زائد پانی روکنا

(۶۲) ناپ تول میں کمی بیشی کرنا

(۶۳) تدبیرالٰہی سے بے خوف ہوجانا

(۶۴) مردارجانوراورسورکا گوشت کرنا

(۶۵) نمازجمعہ اورجماعت کوچھوڑنا

(٦٦) اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے مایوس ہونا

(٦٧) مسلمان کی تکفیر کرنا

(٦٨) مکروفریب اور دھوکہ بازی

(٦٩) مسلمانوں کی پردہ دری کرنا

(٧٠) صحابہ کو برا بھلا کہنا

(٧١) ناحق فیصلہ کرنا

(٧٢) فحش کلامی کرنا

(٧٣) نسب میں عیب جوئی کرنا

(٧٤) مردوں پر نوحہ گری کرنا

(٧٥) سنگ میل کو مٹا دینا

(٧٦) کسی بری عادت کا ایجاد کرنا

(٧٧) بال میں بال ملانا اور جسم گودنا اور گدوانا

(٧٨) مسلمان کو لوہا دکھا کر دھمکی دینا

(٧٩) حرم میں ملحدانہ کام کرنا

فصل بعض ان گناہوں کا بیان جن کے کبیرہ ہونے کا احتمال ہے